3271

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

سُوْرَۃُ الشَّمْسِ ۹۱

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝١ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلٰىهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلّٰىهَا ۝٣
وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰىهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝٥ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝٦
وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝٧ فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝٨ قَدْ أَفْلَحَ
مَنْ زَكّٰىهَا ۝٩ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝١٠ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝١١
إِذِ انْبَعَثَ أَشْقٰىهَا ۝١٢ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝١٣
فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝١٤
وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝١٥

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورۃ الشمس مکیہ ہے اس میں پندرہ ۱۵ آیتیں ہیں ۝

قسم ہے آفتاب اور اس کی دھوپ کی ۝١ اور قسم ہے چاند کی جب کہ اس کے پیچھے چلے ۝٢
اور قسم ہے دن کی جب کہ آفتاب کو نمایاں کرے ۝٣ اور قسم ہے رات کی جب کہ آفتاب
کو چھپا لے ۝٤ اور قسم ہے آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی ۝٥ اور قسم ہے زمین کی اور اس
کے بچھانے والے کی ۝٦ اور قسم ہے انسان کی جان کی اور اس کی کہ جس نے اس کو درست بنایا
۝٧ پھر اس کو اس کی بدی اور نیکی سمجھائی ۝٨ بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے اپنی روح
کو پاک کر لیا ۝٩ بے شک وہ غارت ہوا کہ جس نے اس کو آلودہ کر لیا ۝١٠ (قوم) ثمود
نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا ۝١١ جب کہ ان میں سے سب سے بڑا بدبخت اٹھا ۝١٢ پھر ان
سے اللہ کے رسول نے کہہ دیا تھا کہ اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی سے تعرض نہ کرنا ۝١٣
سو انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر تو ان کے رب
نے بھی ان کے گناہ سے انہیں مار کر چپٹا ہی کر دیا ۝١٤ اور اس نے اس کے انجام کی پرواہ نہ کی ۝١٥

(پارہ ۳۰ سورہ شمس ۹۱/ ۱ تا ۱۵ ٭ ت : ح)

3272

۱۔ اس سورت کا آغاز متعدد قسموں سے کیا جا رہا ہے۔ "قسم ہے آفتاب کی اور اس کی دھوپ کی"
ضحیٰ سے سورج کی روشنی اور حرارت دونوں مراد ہیں۔ (ابن عباسؓ)

۲۔ تیسری قسم چاند کی کہ جب وہ سورج کے غروب ہونے کے بعد طلوع ہوتا ہے۔ قمری مہینہ کے ابتدائی پندرہ دن سورج غروب ہوتا ہے تو چاند نمودار ہو جاتا ہے اور آخری نصف ماہ چاند پہلے طلوع ہوتا اور سورج اس کے بعد نمودار ہوتا ہے

۳۔ چوتھی قسم دن کی کہ جب وہ سورج کو روشن کر دیتا ہے یعنی دن جیسے چڑھتا ہے سورج کی روشنی بھی تیز ہوتی جاتی ہے

۴۔ گویا رات جب آتی ہے تو سورج کو اپنے اندھیروں میں لپیٹ لیتی ہے (سورج غروب ہوتے ہی) زمین کا جو حصہ پہلے سورج کی روشنی میں چمک رہا تھا وہاں رات کی تاریکی پھیل جاتی ہے۔

۵۔ (بنایا) ما بمعنی مَن ہے۔ قرآن کریم میں ما بکثرت مَن کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

۶۔ یعنی زمین کو ہر طرف سے کشادہ کر دیا ہے اور بچھا دیا ہے

۷۔ انسان کی ظاہری ساخت، اس کے ظاہری و باطنی حواس، اس میں غور و فکر، فہم و استنباط کی صلاحیتیں جس علیم و حکیم نے بڑی خوبصورتی اور سلیقہ سے اس میں ودیعت فرمائی ہیں اس ذات کی قسم کھائی جا رہی ہے

۸۔ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو نیک و بد، حق و باطل اور صحیح و غلط میں تمیز کرنے کا شعور عطا فرمایا ہے وہ اچھی اور بری چیزوں میں امتیاز کر سکتا ہے۔ اس کے ساتھ اس میں نیکی اور برائی کرنے کی صلاحیتیں موجود ہیں اب اس کی مرضی کہ وہ نیکی پسند کرتا ہے یا برائی کو اختیار کرتا ہے۔

۹۔ جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا وہ دونوں جہاں میں کامیاب و کامران ہو گیا۔ جو شخص اپنے آپ کو گناہوں سے پاک رکھتا ہے اخلاق حسنہ سے آراستہ کرتا ہے اس کی فطرت سلیمہ نشو و نما پاتی ہے اس کی قوت و توانائی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کی زندگی کا دامن اعمال حسنہ اور روشن کارناموں سے لبریز ہو جاتا ہے۔

۱۰۔ جس نے اپنے نفس کی صلاحیتوں کا گلا گھونٹ دیا۔ گناہوں کے ڈھیر کے نیچے اس کو دبا دیا اور اس کی قوتوں کا غلط استعمال کر کے ناشکری کی روش اختیار کر لی تو وہ اپنی بد نصیبی کا جتنا ماتم کرے کم ہے (ضیاء القرآن)

۱۱۔ ثمود کی قوم چونکہ کفر کی آخری حد سے آگے بڑھ چکی تھی اس لئے اس نے حضرت صالح علیہ السلام کے پیغام توحید و نبوت کی تکذیب کی۔

۱۲۔ ثمود نے (عملی) تکذیب اس وقت کی جب ان میں سے سب سے بڑا بدبخت اونٹنی کی کونچیں کاٹنے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ انبعاث کا معنی ہے تعمیل امر کے لئے جلدی تیار ہو جانا۔ قتل کا مشورہ قوم والوں نے دیا تھا۔ اس شخص کا نام قدار بن سالف تھا اس کا رنگ سرخ، آنکھیں نیلی اور قد چھوٹا تھا اور چونکہ دوسروں نے صرف مشورہ دیا تھا اور یہ قتل کا ذمہ دار بن گیا۔ اس لئے اس کی بدبختی دوسروں سے بڑھ گئی۔

۱۳۔ پس ان سے اللہ تعالیٰ کے رسول یعنی حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ کی (یعنی) اونٹنی کو چھوڑ دو اور اس کو قتل کرنے سے ڈرو۔ اللہ کی طرف ناقہ کی اضافت سے اونٹنی کی عظمت کو ظاہر کرنا اور سخت ڈرانا مقصود ہے اور اونٹنی کے پانی پینے سے بھی تعرض نہ کرو یعنی پانی پر سے اس کو واپس نہ کرو اور دکھ پہنچانے کے لئے اس کو ہاتھ بھی نہ لگاؤ ورنہ عذاب عظیم میں گرفتار ہو جاؤ گے۔

۱۴۔ لیکن حضرت صالح علیہ السلام کی طرف سے عذاب کی دھمکی کو انہوں نے سچا نہ مانا۔ اور سب نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں۔ قتل کرنے والا اگرچہ ایک ہی تھا لیکن مشورہ قتل میں سب شریک تھے اس لئے قتل کرنے کی نسبت سب کی طرف کر دی ✡ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا تین روز تک تو تم زندگی سے بہرہ اندوز ہو۔ پہلے دن صبح کو تمہارے چہرے زرد ہو جائیں گے اور دوسرے دن سرخ اور تیسرے دن سیاہ اور تین روز بعد تم سب ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔ ✡ تین روز کے بعد اللہ نے ان کو بیخ و بن سے غارت کر دیا ✡ اللہ نے ان کو تباہ یعنی ہلاک کر دیا۔

۱۵۔ ان کے گناہ یعنی پیغمبر کی تکذیب اور اونٹنی کو قتل کرنے کی وجہ سے پس رب کی تباہی ایسی کر دی ہلاکت عام کر دی چھوٹا بڑا کوئی نہ بچا۔ لا یخاف کی ضمیر اللہ کی طرف راجع ہے یعنی اللہ کو اس تباہی یا ثمود کی بربادی کے انجام کا کوئی اندیشہ نہ تھا کہ وہ کسی قدر رحم فرماتا۔ (اور کسی کو زندہ چھوڑ دیتا) بعض نے کہا کہ اشقیٰ کی طرف راجع ہے اور کلام میں کچھ تقدیم تاخیر ہے۔ اصل کلام اس طرح تھا۔ سب سے بڑا بدبخت اونٹنی کو قتل کرنے کے لئے فوراً تیار ہو گیا اور اس کے نتیجے کی طرف اس کو کچھ خوف نہ ہوا۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ○ ضُحٰهَا : اس کے دن چڑھے، اس کی دھوپ کا پھیلنا ○ تَلٰهَا : وہ اس کے پیچھے ہوا ○ جَلّٰهَا : اس کو روشن کیا ○ یَغْشٰهَا : اس (سورج) کو چھپا لے ○ بَنٰهَا : اس کو بنایا ○ طَحٰهَا : اس کو پھیلایا، اس کو بچھایا ○ سَوّٰهَا : اس کو ہموار کیا، ٹھیک ٹھیک بنایا ○ اَلْهَمَهَا :

فُجُورَهَا : سوار کا زین سے ایک طرف جھک جانا، جھوٹ بولنا ۝ أَفْلَحَ : وہ جیت گیا، مراد کو پہنچا ۝
خَابَ : وہ نامراد ہوا ۝ دَسَّاهَا : اس کو خاک میں ملا دیا ۝ طَغْوَاهَا : اس کی سرکشی، اس کا
حد سے گزرنا ۝ أَشْقَاهَا : اس کا بڑا بدبخت ۝ سُقْيَاهَا : اس کو پانی پلانا ۝ عَقَرُوهَا :
انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں ۝ دَمْدَمَ : اس نے تباہی ڈالی ۝ عُقْبَاهَا : اس کا انجام ۝ ([illegible]

تفہیمی خلاصہ ۝ چاند سورج سے نور حاصل کرتا ہے اور وہ اس کے بمنزلہ خلیفہ کے ہے ۝ نفس کو فجور
اور تقویٰ کی سمجھ دی گئی ہے ۝ الہام کا محل نفس ہے ۝ فحشاء کا حکم نہیں فرمایا جاتا ۝ حدیث : اللہ تعالیٰ
اس کے لئے وہ اسباب تیار کرے گا جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے ۝ پاک ہوا یعنی ہر مطلوب پر کامیاب
ہوا اور ہر ناروا سے نجات پا گیا ۝ نیک نیکی کے لئے خود کو ظاہر کرتا ہے اور فاجر خود کو چھپاتا ہے ۝ عصیان
کی شدت ہو تو وہ کفر بن جاتا ہے ۝ اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے وہ حق ہوتا ہے ۝